یہ کتاب علم و حکمت کا خزینہ ہے اور اپنے اندر عام قارئین کے لیے بھی دل چسپی کا سامان لیے ہوئے ہے۔ علی گیلانی کی تحریر خوب صورت اسلوبِ نگارش کا مرقع ہے۔ طباعت و پیش کش عمدہ اور معیاری ہے اور قیمت مناسب۔ (قاسم محمود احمد)

اُردو سرکاری زبان از چودھری احمد خاں (علیگ)۔ ملنے کا پتا: مکتبہ تعمیرِ افکار، عقب بقائی ہسپتال، ناظم آباد، کراچی۔ فون: ۳۳۵۴۶۲۵-۰۳۳۳۔ صفحات: ۴۶۰۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

پاکستان کی بنیاد اسلامی تہذیب و تمدن ہے، اور برعظیم ہند میں اسلامی تہذیب و تمدن کا اہم ستون اُردو زبان ہے۔ قیامِ پاکستان کی جدوجہد کا مطالعہ کریں تو قدم قدم پر اُردو کا مسئلہ ہمارے سامنے آتا ہے۔ اس زبان کی اہمیّت کو جانتے ہوئے آں جہانی گاندھی نے اُردو کو قرآن کے حروف میں لکھی جانے والی زبان قرار دے کر ہی اس کی مخالفت کی تھی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ 'آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانگرس' نے ۱۸۸۶ء سے ۱۹۳۸ء کے دوران اپنے ۳۸ سالانہ اجلاسوں میں اُردو زبان کی ترقی و ترویج اور اسے سرکاری زبان بنانے کے لیے قراردادیں منظور کیں (ص ۲۳)، اور پھر آل انڈیا مسلم لیگ نے تحریکِ پاکستان میں اسے اپنے ایجنڈے کا ایک مرکزی نکتہ قرار دیا۔ ۱۹۳۷ء میں صوبائی حکومت کے قیام کے دوران میں کانگرس نے منظّم، موثر اور مسلسل کوشش کے ذریعے اُردو زبان کو کھرچ پھینکنے کے لیے جارحانہ پالیسی اپنائی۔ دراصل اُردو مسلمانوں کے تہذیب و تمدن کا سب سے جان دار پہلو تھا، اسی لیے متحدہ قومیت کی علَم بردار کانگرس اسے قبول کرنے کو تیار نہ تھی (افسوس کہ یہی کام پاکستانی مقتدرہ نے پاکستان میں کر دکھایا)۔

قیامِ پاکستان کے بعد، پاکستانی قوم کی ایک سرکاری زبان اُردو پر اتفاق تھا۔ ہندو لابی کے زیراثر ڈھاکا میں اسے چیلنج کرنے کی کوشش کی گئی تو قائداعظم نے اُردو زبان کے مسئلے پر کسی سمجھوتے سے انکار کر دیا۔ بعدازاں پاکستان کے تینوں دساتیر نے اس کی مرکزیت کو تسلیم کیا، اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور نے تو ۱۵ برس، یعنی ۱۹۸۸ء تک اسے ہر جگہ سرکاری طور پر رائج کرنے کا متفقہ فیصلہ بھی کر رکھا ہے، مگر حکمران طبقوں نے دستور کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسے پسِ پشت ڈال رکھا ہے۔

آج صورت یہ ہے کہ بے جا طور پر انگریزی زبان کی لازمی تعلیم و تدریس اور انگریزی